روئیداد مناظرہ راولپنڈی

گستاخ کون

راولپنڈی میں ہونے والا تاریخی مناظرہ

جس میں پہلی مرتبہ وہابی اہلِ حدیث مناظر نے اپنے اکابرین کی عبارات کو کفریہ قرار دیا اور اپنے مسلک کے تین جید علماء پر فتویٰ کفر صادر کیا۔

مناظرہ مابین اہل سنت وجماعت (بریلوی) و غیر مقلدین وہابی (اہلحدیث)

مناظر اہل سنت
علامہ مفتی محمد حنیف قریشی

وہابی مناظر
پروفیسر ڈاکٹر طالب الرحمن

مرتب: سید امتیاز حسین شاد کاظمی

روئیداد مناظرہ راولپنڈی

گستاخ کون

راولپنڈی میں ہونے والا تاریخی مناظرہ

جس میں پہلی مرتبہ وہابی اہلحدیث مناظر نے اپنے اکابرین کی عبارات کو
کفریہ قرار دیا اور اپنے مسلک کے تین جید علماء پر فتویٰ کفر صادر کیا۔

مناظرہ مابین اہل سنت وجماعت (بریلوی) وغیر مقلدین وہابی (اہلحدیث)

مناظر اہل سنت
علامہ محمد حنیف قریشی

وہابی مناظر
پروفیسر ڈاکٹر طالب الرحمن

مرتب: سید امتیاز حسین شاہ کاظمی

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ، راولپنڈی
فون نمبر 051-5536111-0345-5543797

نام کتاب	☆	روائیداد مناظرہ۔ گستاخ کون؟
مرتب	☆	سید امتیاز حسین شاہ کاظمی
نظر ثانی	☆	ڈاکٹر عبدالناصر لطیف
ترتیب و تزئین	☆	حافظ محمد یٰسین ضیائی
پروف ریڈنگ	☆	حافظ محمد منیر حیدری
کمپوزنگ	☆	محمد شاہد خاقان
اشاعت اوّل	☆	5500
ڈیزائن	☆	عاطف بٹ
قیمت	☆	400 روپے

ملنے کے پتے

☆ احمد بک کارپوریشن، راولپنڈی ☆ مکتبہ مہریہ، ریلوے روڈ، گوجر خان
☆ رائل بک کمپنی، راولپنڈی ☆ مکتبہ فیضان سنت، آمنہ مسجد، ڈھوک علی اکبر
☆ مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی ☆ جامعہ مہریہ ضیاء العلوم، حسن ٹاؤن، ایبٹ آباد

نوٹ: کتاب ہذا میں اگر کہیں کوئی کمپوزنگ کی غلطی ہو تو ادارہ کو اطلاع فرما کر اپنا دینی فرض پورا کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔ شکریہ

ادارہ

کہ ایک عام سا مسلمان جو تھوڑا سا علم رکھنے والا ہو، بھی ایسے لفظ حضور ﷺ کے لئے بولنا تو دور کنار سننا بھی پسند نہیں کرے گا اور اگر مجھے بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی ناموس کا تحفظ اور ان بے ادبوں کی گستاخیوں کا اظہار مقصود نہ ہوتا تو میں کبھی بھی ایسے لفظ اپنی زبان پر نہ لاتا۔

(اس دوران وہابی مناظر اور صدر مناظر نے مناظر اہل سنت کو ڈسٹرب کرنے کیلئے زور سے ہنسی نکالی تو مناظر اہل سنت نے مسکراتے ہوئے کہا مولوی جی! ابھی تو ابتداء ہے دانت نہ نکالیئے آگے آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے) ہاں تو یہ کتاب صراط مستقیم ہے اس کی وہ عبارت یہ ہے۔ کتاب صراط مستقیم صفحہ 118، اس میں شاہ اسماعیل دہلوی نے نماز میں آنے والے وسوسوں کے بارے میں بحث کی ہے اور وہ لکھتے ہیں:

"زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ وہ نبی پاک ہی کیوں نہ ہوں اپنے خیال کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں ڈوب جانے سے برا ہے"۔ (استغفراللہ)

میں پھر یہ کہنا چاہوں گا کہ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو وہ ان لفظوں کو پڑھے کہ:

"نماز میں نبی پاک ﷺ کا خیال گدھے اور بیل کے خیال کے برابر بھی نہیں بلکہ اس سے بھی برا ہے"۔ (معاذاللہ)

آگے اپنے (اس خبیث قول) کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ جب نماز میں نبی ﷺ کا خیال آئے گا تو یہ نماز میں تعظیم کے ساتھ نبی پاک ﷺ کا خیال آنا بندے کو شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے۔

حضرات سامعین وحاضرین: اس عبارت میں کئی طرح کی بے ادبی وگستاخی ہے میں آپ کے سامنے یہ بخاری شریف پیش کرنے لگا ہوں بخاری شریف جلد اول صفحہ 73، باب استقبال الرجل صاحبه هو يصلى طبع قدیمی کتب خانہ اور بیہقی شریف باب الدليل على ان وقوف المرأة پر ہے کہ:

"ذكر عندها ما يقطع فقالوا يقطعها الكلب والحمار والمرأة قالت جعلتمونا كلابا لقد رايت النبی ﷺ وانی لبينه وبين القبلة وانا مضطجعة على السرير فتكون لی الحاجة فاكره ان استقبله فانسل انسلالا"۔

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے صحابہ کرام سے سوال ہوا کہ نماز کو کیا چیز توڑ دیتی ہے یعنی نمازی کے آگے سے کون سی چیز گزر جائے تو نماز توڑ دیتی ہے تو صحابہ کرام نے فرمایا کہ نمازی کے آگے سے اگر کتا، گدھا اور عورت گزرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ بات بری لگی کیونکہ سیدہ عائشہ عورت ہیں اور عورتوں کا ذکر کتے اور گدھے کے ساتھ اکٹھا کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تم نے ہمیں کتا بنا دیا (اور ایک اور روایت مسند امام اعظم صفحہ 150 پر ہے کہ آپ نے فرمایا قرنتمونا بهم یعنی تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں سے ملا دیا ہے)۔

اب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کوئی پوچھے کہ اے ام المؤمنین انہوں نے تو آپ کو کتا یا گدھا کہا ہی نہیں (پھر آپ کو یہ برا کیوں لگا اور غصہ کیوں آیا) تو وجہ یہ ہے کہ صحابہ نے عورت، کتے اور گدھے کو اکٹھا ذکر کیا ہے (لہذا گدھے اور کتے کے ساتھ ذکر کرنے کو سیدہ نے اپنی توہین سمجھا) تو سیدہ عائشہ کا (ان کے قول) پر اعتراض اٹھانا اور غصہ میں آنا اس بات کی دلیل ہے کہ جانوروں کے ساتھ کسی جنس کا ذکر کیا جائے تو یہ اس جنس کی توہین ہے۔ تو اب دیکھیں اس کتاب (صراط مستقیم) میں، نماز میں مصطفےٰ کریم ﷺ کے خیال کو گدھے اور بیل کے ساتھ اکٹھا ذکر ہی نہیں کیا گیا بلکہ (گدھے اور نبی پاک ﷺ کے خیال کا تقابل

کرتے ہوئے) کہا گیا ہے کہ نماز کے اندر نبی پاک ﷺ کا خیال گدھے کے خیال سے زیادہ برا ہے، (استغفر اللہ) اس سے بڑی اور کیا گستاخی ہوگی۔ شاہ اسماعیل دہلوی کی عبارت میں واضح گستاخی ہے اور بڑی گستاخی تو یہ ہے کہ نبی ﷺ اور بیل اور گدھے کا اکٹھاذکر کیا گیا اور پھر دوسرے نمبر پر نبی ﷺ کے خیال کو گدھے کے خیال کے برابر بھی نہیں بلکہ زیادہ برا قرار دیتے ہیں۔ چونکہ آج کے مناظرہ کا فیصلہ مناظرہ سننے والے پر ہے (اور اب پڑھنے والے پر) میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کوئی مسلمان اس طرح کی عبارت سننا بھی گوارا نہیں کرتا۔

میں اپنے فاضل مناظر سے کہوں گا کہ قرآن و حدیث میں سے کوئی ایک دلیل لے آئیں جس سے یہ واضح ہو کہ واقعی نماز میں نبی ﷺ کا خیال گدھے اور بیل کے خیال سے برا ہے۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ یہ عبارت کس نے لکھی ہے (جس نے بھی لکھی عبارت گستاخانہ ہے) میں تو اس سلسلے میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی نمازی نماز پڑھے تو وہ نماز پڑھتے ہوئے کبھی بھی تصور مصطفےٰ ﷺ کے بغیر نماز پڑھ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ جب وہ نماز پڑھے گا تو رفع یدین کرے گا تکبیر تحریمہ کے وقت، اب پوچھا جائے کہ ہاتھ کیوں اٹھاتے ہو وہ کہے گا رسول اللہ ﷺ نے اٹھائے ہیں (رکوع، قعدہ، سجود، جو بھی عمل نماز میں کرے گا نبی ﷺ کا تصور ضرور آئے گا اور پھر تشہد میں جب نبی پاک ﷺ پر درود بھیجے گا تو لازمی ان کا خیال آئے گا لہذا حقیقت تو یہ ہے کہ تصور مصطفےٰ ﷺ کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں ہے)۔

(وقت ختم)

میں کہنا چاہوں گا کہ تم کس منہ سے کہتے ہو کہ شاہ اسماعیل تمہارا نہیں ہے اگر تمہارا نہیں تھا تو درجنوں کتب میں اسکا دفاع کیوں کیا ہے؟

الحمد للہ! آپ لوگوں نے سنا انہوں نے اپنی زبان سے کہا کہ مذکورہ عبارت لکھنے والا کافر ہے۔ اب وہ لکھنے والا کون تھا اہل حدیث تھا۔ آپ لوگوں نے کتنی کلابازیاں کھائی ہیں کبھی کہتے ہو دیوبندی ہے۔ کبھی کہتے ہو اہل حدیث ہے یہ دیکھو میرے پاس فتاوٰی نذیریہ ہے آپ کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی کا یہ ان غیر مقلدوں کا سب سے بڑا عالم ہے۔ یہ لکھتا ہے اس سے تین برس قبل فضل امام بدایونی نے تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی پر دس شبے لکھ کر شائع کیے ہم نے اس کا جواب دیا۔

یہ آپ پڑھیں آپ کہتے ہیں کہ صراط مستقیم ہماری نہیں ہے۔ اگر آپ کی نہیں ہے تو اس کا دفاع کیوں کیا؟ اور یہ میرے پاس کتاب ہے "حیات طیبہ" اس میں لکھا ہے کہ صراط مستقیم شاہ اسماعیل دہلوی کی ہے اگرچہ منسوب سید احمد کے نام سے ہے۔

مولوی صاحب! لاکھ روپیہ ــــــ بہر حال ایسے پیسے پر لاکھ لعنت۔ آپ نے کتاب "تاریخ اہل حدیث" منگوائی تھی اس کا جواب نہیں دیا کہ اس میں صراط مستقیم کو شاہ اسماعیل کی تصنیف لکھا گیا ہے۔

کتاب "تحریک اہل حدیث" بھی دو دفعہ منگوائی جواب نہیں آیا۔

دراصل جھوٹ کا کوئی جواب نہیں ہوتا، "تحریک اہل حدیث" میں بھی لکھا ہے کہ یہ کتاب "صراط مستقیم" شاہ اسماعیل کی ہے اس کے علاوہ بہت ساری کتابیں ہیں جن میں موجود ہے کہ شاہ اسماعیل ان کا ہے اور کتاب صراط مستقیم اس کی تصنیف ہے۔

اس فقیر (حنیف قریشی) نے ثابت کر دیا کہ جو میرا دعوٰی تھا وہ سچا تھا میرا دعوٰی تھا۔ اہل حدیث وہابی گستاخ ہیں ــــــ بولو غیر مقلد وہابی اہل حدیث کون ہیں، گستاخ ہیں۔ میں نے "تقویۃ الایمان" کی عبارت پڑھی مولوی صاحب نے اس کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اس عبارت

میں شاہ اسماعیل دہلوی نے درس دیا کہ "نبی کی تعظیم فقط بڑے بھائی جتنی کرو"۔ استغفر اللہ۔

یہ بات سن کر اہل حدیثوں کے ساتھ آیا ہوا ایک نوجوان انتہائی پریشان ہوا اور بے قرار بھی، تو مناظر اہل سنت نے کتاب تقویۃ الایمان اس کی طرف بڑھا دی اور کہا۔۔۔۔ بھائی صاحب آپ پڑھو اس کو۔

پھر مناظر اسلام بولے: مسلمانو! سنو یہ ان بے ادب وہابیوں کی کتنی بڑی گستاخیاں ہیں۔ یہ دیکھیں یہ رسول اللہ ﷺ کا ادب بڑے بھائیوں جتنا کروانا چاہتے ہیں۔

مولوی صاحب! غور سے سننا اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں کہ نبی پاک ﷺ نے کسی کو بھائی یا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی نے نبی پاک ﷺ کو بھائی کہا۔ ہمیں تو اس بات پر اعتراض ہے کہ جس نبی ﷺ کی بابت قرآن کہتا ہے:

"لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی "۔

نبی پاک ﷺ کی آواز سے اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو، اس نبی ﷺ کے بارے میں یہ تعلیم اور حکم دینا کہ ان کی تعظیم فقط بڑے بھائی جتنی کرو۔ یہ کتنی بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ ایک بات غور سے سنیں! ایک ہوتا ہے نبی علیہ السلام کا اپنے بارے میں خود کچھ کہنا اور ایک ہے نبی علیہ السلام کے بارے میں کسی کا کچھ کہنا۔ دیکھیں ایک نبی علیہ السلام اپنے بارے میں عاجزی کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین"۔

اے اللہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں ظالموں میں سے ہوں۔

اب کوئی بے ادب وہابی اٹھ کر یہ کہہ دے کہ معاذ اللہ نبی ظالم ہے اور دلیل کے طور پر قرآن پیش کرے کہ دیکھو قرآن میں ہے نبی نے خود کہا ہے کہ میں ظالموں میں سے ہوں، اگر میں نے کہہ دیا تو کونسا جرم ہے؟۔ ارے! اللہ کا نبی عاجزی کرتے ہوئے اپنے لئے جو مرضی کہے

وہ کہہ سکتا ہے تجھے اور مجھے اجازت نہیں۔ یہ دیکھو میرے پاس بخاری شریف ہے اس کی جلد اول صفحہ 379 پر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دربار میں عروہ بن مسعود ثقفی سفیر بن کر آیا واپس مشرکین کے پاس گیا تو مشرکین نے پوچھا کہ تم نے کیا دیکھا؟ کہنے لگا، تم کبھی بھی محمد ﷺ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نیچا نہیں دکھا سکتے۔ پوچھا کیوں نہیں ہرا سکتے؟ کہنے لگا، اس لئے کہ میں نے محمد ﷺ کے غلاموں کو ان کا اتنا ادب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

سنو! یہ بخاری ہے اس پر جرح نہیں کر سکتے اور یہ بھی سنو مولوی صاحب!

عروہ نے صحابہ کرام کی نمازیں بھی دیکھیں، داڑھیاں بھی دیکھیں، اور ہاں (داڑھی تو تمہاری بھی بہت لمبی ہے) داڑھیاں لمبی کرنے اور عینک لگانے سے دین نہیں ملتا، دین نبی ﷺ کے پیار اور عشق و ادب سے ملتا ہے۔

سنو! عروہ بن مسعود میرے نبی پاک ﷺ کے صحابہ کرام کے ادب کا انداز بتا رہا ہے کہتا ہے میں نے محمد ﷺ کے غلاموں کو دیکھا:

"ما تنخم النبی نخامة الا وقعت فی کف رجل منهم فدلک بها وجهه وجلده واذا امرہم ابتدروا امره' واذا توضاء کادوا یقتتلون علی وضوءہ واذا تکلم حفضوا اصواتهم عنده ومایحدون الیه النظر تعظیما له"۔

جب اللہ کے نبی ﷺ لعاب دھن ڈالتے تو صحابہ کرام نیچے اپنا ہاتھ رکھتے اور اسے نیچے نہ گرنے دیتے تھے بلکہ اسے اٹھا کر اپنے منہ اور جسم پر مل لیتے ہیں۔ یہ ہے نبی پاک ﷺ کے

صحابہ رضی اللہ عنہم کا ادب۔ اور جب محمد ﷺ کسی بات کا اپنے اصحاب کو حکم دیتے ہیں تو وہ اس کو بجالانے میں جلدی کرتے ہیں اور جب محمد ﷺ وضو کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ اس کے اصحاب اس کے وضو کے پانی کی خاطر باہم قتال کریں گے اور جب ان کے سامنے باتیں کرتے ہیں تو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں اور محمد ﷺ کی تعظیم میں ان کے سامنے نظر بھی نہیں اٹھاتے۔

مولوی صاحب! یہ بخاری ادب سکھاتی ہے اس لئے ہم لوگوں سے کہتے ہیں خدا کا واسطہ صحابی کے عقیدے پر چلو، وہابی کے عقیدے پر مت چلو۔ (وقت ختم)

وہابی مناظر (جوابی تقریر)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔
انتظامیہ! میں نے تو ایک لاکھ کا چیلنج کیا تھا وہ جو کتاب مناظرہ جھنگ اٹھائی تھی اس میں ہے یہ عبارت مولوی اسماعیل دہلوی کی ہو یا عبدالحی کی ہو یا سید احمد کی ہو ان میں سے کسی کی بھی ہو ہمیں اس کی تعیین سے کوئی غرض نہیں ہمیں صرف اس سے غرض ہے کہ یہ علمائے دیوبند کی ایک مسلمہ کتاب کی عبارت ہے۔ ایک بریلوی عالم نے مانا ہے یہ کتاب دیوبندیوں کی ہے کتاب کے اوپر لکھا ہے شاہ اسماعیل اس کے تین باب ہیں پہلا شاہ اسماعیل کا دوسرا اور تیسرا باب عبدالحی کا کتاب سید احمد کی، سید احمد بریلوی حنفی اور دوسرا باب لکھنے والا عبدالحی حنفی عبارت دوسرے باب میں ہے شاہ اسماعیل متنازع، پہلے باب میں عبارت نکال کر دکھاؤ تب تو ہم سے مطالبہ کرو ایک لاکھ انعام بھی لو، ایک لاکھ کو چھوڑ دو لاکھ انعام دیتا ہوں۔ چلئے دو لاکھ کو چھوڑو اپنی شکست لکھ کر دیتا ہوں پہلے باب میں نکال کر دکھاؤ کہ شاہ اسماعیل نے یہ کہا ہو۔ دنیا میں صراط مستقیم نامی کتاب چھپی ہی نہیں کہ جس میں یہ ہو پہلا باب شاہ اسماعیل کا دوسرا باب بھی شاہ اسماعیل کا تیسرا باب بھی شاہ اسماعیل کا کائنات کے اندر وہ کتاب چھپی ہی نہیں۔ میں پھر کہتا ہوں صراط مستقیم کتاب کے تین باب ہیں پہلا باب شاہ اسماعیل کا اور دوسرا اور تیسرا باب عبدالحی۔[1] کا کتاب سید احمد بریلوی کی اپنے گھر کے مولویوں کو کافر منوانے کے لئے ہم سے پوچھتے ہو کہ وہ کافر تھے یا نہیں۔

---

(1) یہاں پھر وہی رٹ اور ڈیڑھ، دو ور جن حوالوں کے باوجود ڈھٹائی کی انتہا کہ صراط مستقیم شاہ اسماعیل کی نہیں حالانکہ مقدمہ میں تصریح موجود ہے کہ پوری کتاب شاہ اسماعیل نے لکھی صرف چند اوراق خوشی سے عبدالحی بڈھانوی کے شامل کیے تھے۔

ہم تو پہلے بھی کہتے ہیں بریلویو تمہارے عقائد کفریہ اور دیوبندیو تمہارے عقائد بھی کفریہ۔ لہذا ایک لاکھ روپے انعام رکھا۔ ارے انعام چھوڑو اپنی شکست لکھ کر دیتا ہوں آپ کو پہلے باب میں یہ عبارت ملے تو اہل حدیث پہ گستاخی کا فتویٰ دینا غلط نہ ہے۔ دوسری بات شاہ اسماعیل تو متنازع جو انہوں نے عبارت پیش کی اس کے بارے میں ہمارا عقیدہ سنیئے فتاوٰی ثنائیہ نبوت حضرت آدم سے شروع ہوئی اور محمد کی ذات پر ختم ہوئی آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہو گا جو شخص آپ کے بعد کسی کو نبی مانے یا آپ کو خاتم النبیین نہ مانے وہ کافر ہے آپ تمام انبیاء سے افضل اور اولاد آدم کے سردار ہیں۔ یہ ہے ہمارا عقیدہ۔ (1)

یہ تقویۃ الایمان کتاب اٹھائی تھی اس میں ہے "بڑے بھائی جتنی عزت کرو" اگر صرف بڑا بھائی ہوتا تا تو اس پر یہ الزام آجاتا اس میں ہے ہمارے آقا تمام جہاں کے سردار ہیں اللہ عزوجل کی نگاہ میں آپ کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔ یہ شاہ اسماعیل نے تقویۃ الایمان کے اندر لکھا ہے (انتہائی بوکھلاہٹ اور مخبوط الحواسی کے عالم میں) یہ شاہ اسماعیل نے تقویۃ الایمان کے اندر لکھا ہے۔ (2)

---

(1) یہاں عقیدے کے بارے میں تو پوچھا ہی نہیں گیا کہ صاحب! تمہارا کیا عقیدہ ہے یہاں تو جھگڑا ایک گستاخانہ عبارت کا ہے کہ عبارت میں مصنف نے گستاخی کی ہے۔

(2) حالانکہ مسئلہ یہ نہیں کہ کتاب میں اس نے نبی پاک کی تعریف کی ہے مسئلہ تو یہ ہے کہ جو عبارت مناظر اسلام نے پیش کی تھی کہ "نبی پاک کا ادب اور تعظیم بڑے بھائی جتنی کرو" یہ عبارت گستاخی کی ہے یا نہیں؟ وہابی مناظر سے جواب ہی نہ بن سکا۔ کہنے لگا شاہ اسماعیل نے یہ کہا ہے کہ نبی کی بڑے بھائی جتنی عزت کرو یہ تو نہیں کہا کہ بڑا بھائی ہے حالانکہ عبارت میں صراحت موجود ہے کہ "اولیاء انبیاء، امام، شہید، جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں اور وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے"۔ بقول وہابی مناظر کے اگر بڑا بھائی کہا ہوتا تو "گستاخی کا الزام آجاتا" لہذا اس کے بقول خود ہی گستاخی کا اقرار ہو چکا۔ یہ کہنا کہ کتاب میں جگہ جگہ

کیا بڑے بھائی جتنا مرتبہ بتایا ہے، یہ حنیف قریشی نے چھوڑ دیا تھا پوری کتاب میں نچوڑ کر کہا۔ یہ شاہ اسماعیل کا عقیدہ ہے کیا یہ انصاف ہے؟ انصاف اس چیز کا نام ہے کہ کسی آدمی کے ساتھ زیادتی نہ کرو اگر اس نے کسی صفحہ پر یہ کہا کہ بڑے بھائی جتنا تو اس کے آگے والے صفحہ پر لکھ دیا کہ سارے جہان کا سردار ہے اور اللہ عزوجل کی نگاہ میں آپ کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے یہ ایک جگہ نہیں بلکہ آگے والے صفحہ پر لکھتے ہیں۔ اے ہمارے آقا رحمۃ للعالمین تم پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو جس طرح آپ نے ہم جیسوں پر دین کی سر توڑ کوشش فرمائی ہے۔ اس کتاب میں ایک جگہ پر نبی اکرم ﷺ کو تمام انبیاء کا سردار کہا لہٰذا یہ کہنا کہ شاہ اسماعیل نے یہ کہا ہے کہ بڑے بھائی جتنا ادب کرو تو یہ تو حدیث بھی کہتی ہے۔ (1)

تعریف کی ہے تو ایک آدمی پچاس جگہ پر کسی کے تعریفی کلمات لکھ کر ایک جگہ اس کو گالی لکھ دے تو کیا یہ توہین نہ ہوگی؟ کیا ایک قطرہ پیشاب پانچ کلو دودھ کو ناپاک کرنے کے لئے کافی نہیں؟ حالانکہ کتاب تقویۃ الایمان میں تو متعدد مقامات پر نبی کریم ﷺ کی گستاخی کی گئی ہے پھر دیگر مقامات پر تعریف، چہ معنی دارد۔

(1) کونسی حدیث میں مذکور ہے کہ نبی کی تعظیم بڑے بھائی جتنی کرو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نبی ﷺ کی بیوی امت کی ماں اور نبی ﷺ امت کے روحانی باپ ہوئے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس کو نبی پاک ﷺ نے نماز میں اپنے برابر کھڑا کیا تو آپ پیچھے ہٹ گئے سرکار ﷺ نے پوچھا تو عرض کی "من یستطیع ان یقوم بحذائک وانت رسول اللہ" کس کی جرات ہے کہ آپ کے برابر کھڑا ہو جب کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا طرز زندگی ہے اور وہابیہ لوگوں کو یہ درس دے رہے ہیں کہ نبی ﷺ کا ادب بڑے بھائی جتنا کرو۔ فیا للعجب

(کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے، اپنے بڑوں پر کفر کا فتویٰ)

میں پھر کہتا ہوں پہلا باب شاہ اسماعیل کا اور دوسرا باب عبدالحی حنفی کا اور کتاب سید احمد حنفی کی شاہ اسماعیل کے علاوہ آپ ہم سے پوچھتے ہیں کہ یہ بھی کافر تھے یا نہیں تو ہم کہتے ہیں دونوں **پکے کافر تھے۔**

مولانا حنیف قریشی صاحب اور باقی تمام حضرات اہل سنت:

ماشاء اللہ، ماشاء اللہ مان گئے۔

مولانا حنیف قریشی صاحب:

شکر ہے آپ نے خود کہا سید احمد کافر ہے۔ یہ تو میں اپنے وقت میں آپ کو دکھاؤں گا کہ سید احمد کون ہے، وہ تو آپ کا اپنا اہل حدیث ہے۔

طالب الرحمن صاحب! اس میں شاہ اسماعیل کی بات ہی نہیں یہ میرے ہاتھ میں بریلویوں کی کتاب "تمہید الایمان" ہے احمد رضا خان کی اس میں کہتے ہیں شاہ اسماعیل دہلوی پر کفر کا حکم نہیں چلتا، میں اس کو کافر نہیں کہتا کیونکہ ہمارے نبی پاک ﷺ نے "لاالہ الا اللہ" والے کی تکفیر سے منع فرمایا۔ تمہارا احمد رضا خان کہتا ہے کہ شاہ اسماعیل کو میں کافر نہیں کہتا کیونکہ اس نے "لاالہ الا اللہ" پڑھا ہے اور ملفوظات میں بھی یہی عبارت ہے آپ ان کی تکفیر ثابت کر دیں۔

(وقت ختم)

مناظر اہل سنت (تقریر نمبر5)

نحمدہ' ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔ اما بعد:

آپ حضرات نے سنا مولانا صاحب نے کتنی کلابازیاں کھائی ہیں۔ مولانا صاحب! آپ کی مناظرہ کرنے کی عمر نہیں رہی ابھی آپ بات کر کے بھول جاتے ہیں آپ نے دوران گفتگو اپنی زبان سے کہہ دیا، سید احمد کافر ہے کیا آپ (سامعین) نے سنا؟ (جی ہاں)

اور انہوں (طالب الرحمان) نے ساتھ ہی کہا عبد الحی بڈھانوی بھی کافر ہے آپ لوگوں نے یہ بھی سن لیا؟ (جی ہاں)

الحمد للہ! اہل سنت کا دعویٰ ثابت ہو گیا کہ جب اہل حدیثوں کے پیر و مرشد اور شاہ اسماعیل کے پیر، اہل حدیثوں کے امیر المومنین کو انہوں نے خود کافر مان لیا ہے تو جب امیر کافر ہے تو مریدوں کے کفر میں کیا شک۔

آپ حضرات نے سنا! طالب الرحمن صاحب عبد الحی کو زور لگا کر "حنفی" کہہ رہے تھے اور سید احمد کو زور لگا کر "بریلوی" کہہ رہے تھے تاکہ سننے والا یہ سمجھے کہ طالب الرحمن بریلویوں (عقیدے کے) کو کافر کہہ رہا ہے جو کہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے عشق رسول ﷺ کی وجہ سے اپنے آپ کو ان سے منسوب کرتے ہوئے بریلوی کہلواتے ہیں، جبکہ اطلاعاً عرض ہے کہ سید احمد کو بریلوی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ رائے بریلی کا رہنے والا تھا (اور مصطلح بریلوی تو امام احمد رضا کی نسبت سے بریلوی کہلواتے ہیں اور امام احمد رضا بریلوی تو سید احمد کے سالہا سال بعد بریلی میں جلوہ گر ہوئے) یہ طالب الرحمن صاحب نے لوگوں کو بہت بڑا دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ عبد الحی کون تھا؟

آیئے! اب دیکھتے ہیں کہ یہ سید احمد کون ہے؟ اور عبد الحی کون ہے؟ یہ میرے پاس فتاوی ثنائیہ صفحہ 99 جلد اول ہے اس میں لکھتے ہیں: یہ بات وہابیت کی تاریخ میں واضح طور پر موجود ہے وہابی کی اصطلاح کا عمومی اطلاق جماعت اہل حدیث پر ہوتا ہے سید احمد شہید کی جماعت میں فی الحقیقت اہل حدیث ہی کا غلبہ تھا، آپ حضرات نے بار بار سنا کہ مولوی صاحب نے سید احمد شہید کہا اور فتاوی ثنائیہ میں بھی اس کو شہید لکھا ہے اور مولوی طالب الرحمن نے آج اسے کافر کہہ دیا ہے تو بتایئے کہ کافر کو شہید کہنے والا کون ہے؟۔ آپ نے لفظ بریلوی پر بڑا زور دیا کہ سید احمد "بریلوی" تو یہ عرض کر چکا ہوں کہ اس کو بریلوی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بریلی کا رہنے والا تھا لیکن اس کا عقیدہ کیا تھا۔۔۔۔ وہ اہل حدیث وہابی تھا۔ یہ ان غیر مقلدوں کی بے شمار کتب میں موجود ہے جگہ جگہ سید احمد کو امیر المومنین لکھا ہے اور شاہ اسماعیل نے سید احمد سے بیعت کی تھی اور اسی کی ہمراہی میں بالاکوٹ جا کر پٹھانوں سے جنگ کرتے ہوئے ہلاک ہوا تھا۔ (دیکھیئے تواریخ عجیبہ از جعفر تھانیسری)۔

دیکھیئے یہ کتاب ہے "تاریخی حقائق" اس کے مصنف مشہور اہل حدیث رائٹر احسن اللہ ڈیانوی عظیم آبادی ہیں اور اس کتاب کی تصدیق کی ہے عصر حاضر کے اہل حدیث محقق ارشاد الحق اثری صاحب نے اس کے صفحہ 41 پر سید احمد صاحب کو واضح طور پر لکھا ہے کہ وہ اہل حدیث تھے وہ لکھتے ہیں "جناب شاہ محمد حسین صاحب عظیم آبادی جو سید احمد شہید کے اولین خلفاء میں سے ہیں انہیں آپ نے جو سند خلافت عطا کی ہے اس کا ایک ایک لفظ سید احمد شہید کے اہل حدیث ہونے کی شہادت دیتا ہے۔۔ (1)

(1) مزید حوالہ جات اس بات پر کہ سید احمد اور عبد الحی بڈھانوی دونوں اہل حدیثوں کے امام تھے:

- کتاب "تاریخ اہل حدیث" صفحہ 464 پر سید احمد کو امیر المجاہدین لکھا اور صفحہ 467 پر یہی مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں۔ آپ (شاہ اسماعیل) نے سید احمد بریلوی مرید شاہ عبد العزیز دہلوی

سے بیعت کی ہوئی تھی اور آپ ان کے حجاج اور مجاہدین کے قافلہ کے سردار تھے۔ مشرق سے مغرب تک کا یہ تمام رواج اور بدعت و محدثات کا قلع قمع، علوم کا چرچا، نماز اور زکوۃ کی کثرت اور مساجد کی آبادی جو ہندوستان اور پاکستان میں نظر آرہی ہے آپ کی اور مولوی عبدالحی مرحوم کی کوشش اور اجتہاد کے طفیل ہے۔ (نیچے حاشیہ میں لکھتے ہیں یہ مولانا عبدالحی سید احمد صاحب رائے بریلوی کی جہادی مساعی میں خلیفہ تھے) اس عبارت سے واضح ہوا کہ سید احمد صاحب ان اہل حدیثوں کے امیر المجاہدین اور امیر المومنین ہیں اور شاہ اسماعیل کے اور عبدالحی کے پیر۔ یہ وہی عبدالحی ہے جسے وہابی مناظر نے کافر قرار دیا۔ (پیر مرید دونوں کافر)۔

- کتاب "تذکرۃ المناظرین" میں صفحہ 98 پر ہے: "زمانہ جہاد و تحریض میں بے شک صاحب لواء سید احمد شہید رحمۃ اللہ تھے مگر مشیر خاص و معتمد محمد اسماعیل تھے"۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں درجنوں مقامات پر سید احمد کو امیر المومنین اور شہید لکھا گیا یہ وہی سید احمد ہیں۔ جنھیں وہابی مناظر نے کافر کہہ کر ایوان غیر مقلدین میں اراکین بے ادبی پارلیمنٹ کے عین بیچ میں کھڑے ہو کر خودکش دھماکہ کر دیا یہی وجہ ہے کہ پورے ملک میں اہل حدیث محافل ماتم کدے بن گئے اور ڈاکٹر طالب الرحمن صاحب کی تعریفوں کا پل باندھنے والوں نے کئی جگہوں سے انہیں بے عزت کر کے بھگایا۔ یہ تو دنیا کی ذلت ہے اخروی انجام تو ابھی باقی ہے۔

قارئین! جس عبدالحی بڈھانوی کو طالب الرحمن صاحب بار بار حنفی کہہ کر یاد کر رہے تھے اور بالآخر ان پر کفر کا فتویٰ بھی دے دیا آیئے دیکھیں کہ ان کا اہل حدیث حضرات کے نزدیک کیا مقام ہے۔

- "تذکرۃ المناظرین" میں مولانا محمد مقتدیٰ اثری عمری صفحہ 101 پر لکھتے ہیں: "مولانا عبدالحی بڈھانوی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے تھے تقویٰ، عمل وعظ، صبر، لباس، غذا کی سادگی، تنفر بدعت و مراسم میں بے مثال تھے نور ایمان ان پر چھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ اتنے جامع صفات تھے کہ قلم جس کے بیان کرنے سے قاصر ہے"۔

مزید اسی صفحہ پر لکھتے ہیں: آپ سید احمد کے اولیٰ و افضل خلفاء میں سے تھے آپ شاہ عبدالعزیز کے داماد تھے اور پھر صفحہ 100 پر ان کے اہل حدیث غیر مقلد ہونے پر فیصلہ کن تحریر پڑھئے لکھتے ہیں: "شاہ عبدالحی بڈھانوی نے سفر حجاز میں قاضی شوکانی امام محمد بن علی (اہل حدیثوں کے مجدد، نیل الاوطار کے

مصنف) کی شہرت سنی ادھر امام شوکانی نے بھی آپ کے علم وفضل کی شہرت سن کر اپنی تصنیفات مع اسناد و اجازت حدیث از خود پیش کیں"۔

لیجئیے! اہل حدیثوں کے اجل امام شوکانی کے سند یافتہ فی الحدیث پر خود اپنے ہی مناظر نے کفر کا فتویٰ دے دیا۔ یہ مناظرے میں اہل سنت کی واضح فتح اور غیر مقلدوں کی عبرتناک شکست کا ایک نظارہ ہے۔

- کتاب "سیرۃ ثنائی" صفحہ 300 سیرت شاہ اللہ امرتسری مرتبہ عبدالمجید خادم سوہدروی لکھتے ہیں: "ہندوستان میں اگرچہ توحید وسنت کی تبلیغ اور قرآن وحدیث کی اشاعت کا پرچم لہرایا جاچکا تھا اور اکثر بزرگان دین اس فرض مہتمہ کی بجا آوری میں مصروف تھے چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ، مولانا سید احمد بریلوی رحمہ اللہ، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ اسماعیل شہید ایسے اکابر امت نے توحید الٰہی کے احیاء اور کتاب وسنت کے بقاء کی طرف توجہ مبذول فرمائی تھی"۔ واضح لکھا ہوا ہے کہ سید احمد اکابرین اہل حدیث میں دوسرے نمبر پر ہیں۔
- کتاب "حیات طیبہ" حصہ دوم تالیف مرزا حیرت دہلوی 59 صفحات پر مشتمل سید احمد کے حالات زندگی تحریر کئے اور اس کتاب میں درجنوں مقامات پر سید احمد کے ساتھ شہید رحمۃ اللہ علیہ اور امیر المومنین لکھا ہے اور اس میں کئی مقامات پر تحریر ہے کہ عبدالحی بڈھانوی سید احمد کا خلیفہ تھا۔
- کتاب "فتاویٰ سلفیہ" مصنفہ مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب اس کتاب میں بھی درجنوں مقامات پر سید احمد صاحب کے ساتھ شہید اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے اور عبدالحی بڈھانوی کے لئے بھی کئی مقامات پر رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے۔

نیز صفحہ 184 پر لکھتے ہیں "تحریک حریت فکر اور حریت وطن اور تحریک اعتصام بالسنۃ اسی تحریک کے اہم اجزاء تھے جو گیارہویں صدی کے اواخر سے آج تک مختلف محاذوں پر کام کرتی رہی اس کے بانی سید احمد شہید تھے لیکن اس کے روح رواں شاہ شہید تھے جب تک شاہ شہید زندہ رہے تحریک کے ہر حصہ میں سید صاحب کے ساتھ پیش پیش رہے شہادت کے بعد اس کی تمام تر ذمہ داریاں پٹنوی خاندان نے سنبھال لیں یہ حضرات شاہ شہید سے زیادہ متاثر تھے اور کھلے اہل حدیث تھے"۔ دیکھئے یہاں انکار کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی اور دوٹوک لکھا ہے کہ "کھلے اہل حدیث تھے"۔

- "فتاوی ثنائیہ "جلد اول کے دیباچہ میں فتاوی کے مرتب مولانا محمد داؤد راز صاحب علامہ ثناء اللہ امرتسری کے حالات میں رقمطراز ہیں "حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے حضرت اسماعیل شہید کی تحریک ۔۔۔۔۔ اشاعت توحید وسنت کو پروان چڑھانا آپ نے اپنی زندگی کا مقصد بنالیا تھا اور شہید ملت اور امیر المومنین سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو خاص عقیدت تھی"۔ ماشاء اللہ جن ہستیوں سے اہل حدیث وہابی مسلک کے بزرگ عقیدت رکھیں جنہیں امیر المومنین کہیں ان پر کفر کا فتوی؟ کافروں سے عقیدت رکھنے اور کافر کو شہید اور امیر المومنین کہنے والا اور ان سے عقیدت رکھنے والا کون ہوگا؟ یہ تمام اہل حدیثوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔
- کتاب "تحریک اہل حدیث تاریخ کے آئینے میں "مصنف قاضی محمد اسلم سیف نے کئی مقامات پر لکھا "امیر المومنین سید احمد شہید" اور سید احمد، شاہ رفیع الدین کے بیٹے شاہ محمد مخصوص اللہ ۔۔۔۔۔ شاہ اسماعیل دہلوی شاہ عبدالعزیز اور شاہ اسحاق دہلوی کے بھائی شاہ محمد یعقوب، عبدالحی داماد شاہ عبدالعزیز کے پیر تھے صفحہ 231 تا 242
- "فتاوی سلفیہ "صفحہ 163 پر لکھا ہے: اہل حدیث نے تو بحمد اللہ اس وقت بھی یہ جرم نہیں کیا بلکہ بحیثیت جماعت ان کا تعلق سید شہید کی جماعت سے رہا۔
- "تواریخ عجیبہ "جس کے مصنف محمد جعفر تھانیسری ہیں ان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں وہ سوانح احمدی (تواریخ عجیبہ) صفحہ نمبر 139 پر سید احمد بریلوی کے خلفاء کا تذکرہ کرتے ہیں " آپ کے خلفاء میں مولوی ولایت علی صاحب عظیم آبادی مولانا محمد اسحاق صاحب ۔۔۔۔ یاد رہے مولوی ولایت علی اہل حدیث کے بڑے عالم گزرے ہیں"۔
- مولانا عبدالمجید سوہدروی صاحب کی "کتاب انگریز اور وہابی "صفحہ 29 اس میں مولانا صاحب ایک انگریز مسٹر ہنٹر کے حوالے سے لکھتے ہیں "شمالی ہند میں ایک وہابی جانباز سید احمد نے مسلمانوں کو ابھار کر حقیقتاً ایک مذہبی سلطنت قائم کرلی تھی مگر ان کی ناگہانی موت (شہادت) سے وہابی فتوحات کا امکان جاتا رہا لیکن جب انگریزوں نے اس ملک کو فتح کیا تب بھی وہابی عقائد کی ان سلگتی ہوئی چنگاریوں نے بہت عرصہ پریشان کئے رکھا"۔ یعنی سید احمد وہابیوں کا امام تھا۔

ہم تو کھل کر کہتے ہیں کہ یہ عبارت لکھنے والا کافر ہے۔

مولوی صاحب آپ نے گھنٹہ ضائع کیوں کیا ہے آخر آج آپ سے سید حسین الدین شاہ صاحب کے شاگرد نے منوالیا ہے کہ تمہارے اکابرین کافر ہیں۔ رہی بات اعلیحضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں آپ کے شاہ اسماعیل کے کفر کے حوالے سے تو وہاں پر آپ نے حوالہ دینے میں پھر خیانت کی ہے۔ اس میں لکھا ہے: میرا مسلک یہ ہے کہ اسماعیل دہلوی یزید کی طرح ہے اگر کوئی اس کو کافر کہے منع نہ کریں گے البتہ غلام احمد قادیانی سید احمد، خلیل احمد،

- کتاب "تحریک اہل حدیث "قاضی محمد اسلم صاحب؛ عبدالحی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں "عبدالحی بڈھانوی اللہ کی نشانیوں میں سے نشانی ہیں اور انہیں سند حدیث اور تصنیفات کی اجازت قاضی شوکانی امام غیر مقلدین نے عطا کی" (صفحہ 240)
- کتاب "برصغیر میں اہل حدیث کی آمد" مصنف محمد اسحاق بھٹی صفحہ 342 پر لکھتے ہیں "اہل حدیث عوام وخواص نے برصغیر کی سیاست میں ہمیشہ پرجوش انداز سے حصہ لیا۔
- 6 مئی 1831 کو بالاکوٹ کے میدان میں حضرت سید احمد بریلوی مولانا اسماعیل دہلوی اور ان کے بہت سے رفقائے کرام نے جام شہادت نوش کیا بعد اس کے اس جماعت کا انگریزی حکومت سے مقابلہ شروع ہوا تو یہ پوری جماعت اہل حدیث حضرات پر مشتمل تھی"۔

لیجئے! جب انگریزوں اور سکھوں کے خلاف جنگ کا کریڈٹ لینا ہو تو اس وقت شاہ اسماعیل اور سید احمد دونوں اہل حدیثوں وہابیوں کے امام ہوتے ہیں اور جب ان کی کفریہ عبارات کی باری آئے تو ان دونوں بڑوں کو اپنی طالب الرحمن جیسی ذریت کی طرف سے "کفر بم" کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

- "تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء" کتاب کے مصنف عبدالرشید عراقی صاحب ہیں صفحہ 53 پر لکھتے ہیں "سید احمد کی بیعت اسماعیل دہلوی اور عبدالحی دونوں نے کی اور صفحہ 319 پر لکھتے ہیں سید احمد امیر المومنین۔
- کتاب "تذکرہ اہل صادق پور "عبدالرحیم زبیر صادق پوری صفحہ 168 پر "جناب سید احمد رحمہ اللہ لکھتے ہیں"۔ کیا کافروں کو ایسے ہی القاب دیئے جاتے ہیں؟۔

رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی ان لوگوں کے کفر میں جو بھی شک کرے گا وہ بھی کافر ہے۔ آپ حضرات نے سنا کہ میں نے درجن بھر کتابوں کے حوالے دیئے کہ صراط مستقیم کتاب شاہ اسماعیل کی ہے اور اہل حدیثوں کی متعدد کتابوں نے اس کا دفاع کیا ہے۔ بتاؤ کافروں کا دفاع کرنے والا کون ہے؟ کافر ہے۔

یہ میرے ہاتھ میں طالب الرحمن صاحب کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ "آیئے عقیدہ سیکھیے" اس کتاب کے اوپر مصنف لکھا ہوا ہے ڈاکٹر طالب الرحمن اور دیکھیں یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے صراط مستقیم ان غیر مقلدوں کے مکتبے کی چھپی ہوئی اور اس پر بھی لکھا ہوا ہے: "مصنف شاہ اسماعیل دہلوی"۔

خدارا آپ (سامعین) دیندار ہیں پڑھے لکھے ہیں یہ بتائیں کہ کیا ایسا ہوتا ہے کہ کتاب کسی اور کی ہو اور اندر مواد کسی اور کا آجائے۔

وہابیو! خوف خدا کرو لوگوں کو پاگل مجنوں سمجھا ہوا ہے آپ نے کہ پہلا باب اس کا اور دوسرا اس کا جس کی کتاب میں جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ اس کا ذمہ دار ہے۔ دوسری عبارت (نبی کی تعظیم بھائی جتنی کرو) کے متعلق ہم نے پہلے کہہ دیا ہے کہ نبی کسی کو اپنا بھائی کہے یہ اس کی مرضی ہے امتی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ نبی ﷺ کے الفاظ بولے ایک نبی نے عاجزی کرتے ہوئے فرمایا میں ظالموں میں ہوں کوئی بے ایمان اہل حدیث کھڑا ہو جائے اور کہہ دے کہ نبی ظالم ہے میں کہتا ہوں اس کے پاگل (اور گستاخ) ہونے میں کون شک کرے گا؟

سارا اختلاف اس بات میں ہے کہ جس کتاب تقویۃ الایمان میں یہ لکھا ہے کہ نبی کی تعظیم فقط بڑے بھائی جتنی کرو اس کتاب کے بارے میں یہ غیر مقلد کہتے ہیں کہ اس کا ماننا عین ایمان اور اس کا انکار عین کفر ہے۔

طالب الرحمن صاحب نے کتاب تقویۃ الایمان منگوائی تھی اس کا جواب نہیں دیا چپ رہے، سعودیہ کے ریال سمجھ کر کھا گئے۔ کیا یہ دین ہے کہ نبی ﷺ کا ادب بڑے بھائی جتنا کرو، اگر میں اپنے بڑے بھائی کو تھپڑ مار دوں تو کیا میں کافر ہو جاؤں گا؟ ہرگز نہیں اور نبی پاک ﷺ کی

بارگاہ کا مقام تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کے بال کی بھی توہین کردے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔

مسلمانو! ان غیر مقلدوں وہابیوں کا کام ہی گستاخیاں کرنا ہے اب میں مزید ان کی گستاخیوں پر مبنی عبارات پڑھنے لگا ہوں، میرے پاس یہ کتاب ہے "عرف الجادی" اس کے مصنف ہیں ان غیر مقلدوں کے مجدد عصر نواب صدیق حسن خان بھوپالی کے بیٹے نور الحسن قنوجی اس کے اندر اس کا صفحہ نمبر 60 ہے، اس میں لکھا ہے:

"نبی ہو یا ولی ان کے مزارات کو گرانا واجب ہے"۔ (1) اور یہ دوسری کتاب ہے "تحفہ وہابیہ" یہ اسماعیل غزنوی کی کتاب ہے اس میں لکھا ہے، آج کل انبیاء و اولیاء کی قبریں "بت" ہیں اور ان قبروں پر بنائے جانے والے گنبد بھی بت ہیں اور یہ تیسری کتاب "درر البہیہ" کی شرح "الروضۃ الندیہ" ہے نواب صدیق حسن بھوپالی کی ہے اس میں صفحہ 178 طبع قدیمی کتب خانہ اس میں ہے "نبی ﷺ ہو یا ولی اس کی قبر کو گرانا واجب ہے" یہ چوتھی کتاب ہے "یہ قبے مزارات" اس میں لکھا ہے کہ یہ قبے اور مزارات گرانا واجب ہے اور اسی طرح "ہدایۃ المستفید" کتاب ہے (نیز کتاب "شرح الصدور" میں ہے کہ نبی علیہ السلام کی قبر ہر معنی سے بت ہے) ان کتب میں لکھا ہے کہ نبی علیہ السلام کی قبر بت ہے اور بت کا گرانا واجب ہے۔

---

(1) عبارت یہ ہے: "ہرچہ مرفوع یا مشرف بودن قبر لغۃً راست آید از منکرات شرعیہ باشد وانکار بران وبرابر وساختن بخاک واجب است بر مسلمین بدون فرق درآنکہ گور پیغمبر باشد یا غیر او" یعنی جو بھی جگہ اٹھی ہوئی یا بلند ہوگی لغوی طور پر قبر کا معنی اس پر سچا آتا ہے اور اس قبر کا اونچا ہونا یہ منکرات شرعیہ میں سے ہے اس کا انکار کرنا اور اسے گرا کر مٹی کے ساتھ ملانا یہ مسلمانوں پر واجب ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں، چاہے نبی ﷺ کا روضہ ہو یا کسی غیر کی قبر۔

مسلمانو! میں تم سے سوال کرتا ہوں ذرا دل میں سوچو! کہ میرے مصطفی کریم ﷺ کا روضہ جسے دیکھنے کیلئے مسلمان کا سینہ جذبہ محبت میں تڑپ رہا ہوتا ہے اس کو بت کہہ کر گرانے کو واجب کہا۔ کیا یہ صریح گستاخی نہیں ہے؟

میرا سوال ہے کہ آج اگر یہودیوں کا کوئی وزیر یہ کہہ ڈالے کہ میں محمد ﷺ کے روضہ کو گراؤں گا تو پوری دنیا کے مسلمان سراپا احتجاج بنیں گے یا نہیں؟ تو پھر سوچو! کہ ان (غیر مقلد) یہودیوں کا کیا کیا جائے۔ ان کے فتوی کو پڑھو اور پھر دیکھو کہ ان کے فتوی نے کیا گل کھلائے ان کے اس فتوی کی روشنی میں وہابیوں نے میرے نبی پاک ﷺ کے ہزاروں صحابہ اور اہل بیت رسول (سیدہ زہراء، امام حسن، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے مزارات کو گرادیا)۔

وہابی مناظر اور صدر مناظر اونچی آواز سے بولے الحمد للہ (کیا یہ بے ادبی کی انتہا نہیں) قریشی صاحب پھر بولنے لگے مسلمانو! میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ وہابی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا مزار بت ہے اور قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"انکم وماتعبدون من دون اللہ حصب جھنم (انبیاء 98)"

اور اس کی تفسیر میں ہے بتوں اور پتھروں کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ تو واضح ہوا کہ بت جہنم میں جائیں گے۔

ارے او مولوی! ایمان ہے تو بتاؤ کہ کیا نبی ﷺ کا مزار جہنم میں جائے گا۔۔۔ [1] ان وہابیوں کا ظلم ادھر ہی ختم نہیں ہوا بلکہ میرے مصطفی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا

---

(1) واضح ہوا کہ وہابیوں کا حضور ﷺ کے روضہ اطہر کو بت قرار دینا حدیث کے بھی خلاف ہے نبی مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور رسول اکرم ﷺ کی مشہور دعا مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 487 اور موطا امام مالک صفحہ 159 پر ہے: رسول اللہ ﷺ نے عرض کی "اللھم لاتجعل قبری وثنا

مزار گرا دیا گیا، ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم کے مزارات کو گرایا گیا۔ یہ اہل حدیث جو کہتے ہیں کہ ہم قرآن وحدیث کا درس دینے والے ہیں، مسلمانو! اگر تمہیں ہوش نہ آیا تو یہ دنیا میں جتنے بھی عظمتوں کے نشان ہیں ختم کر دیں گے۔

یہاں پر مناظر اہل سنت نے سعودیہ سے چھپا ہوا ایک البم دکھایا ایک تصویر 1326 ہجری کی، اس میں تمام صحابہ کرام کے مزارات تعمیر کئے ہوئے دکھائے اور ساتھ "جنت البقیع" کی حالیہ تصویر دکھائی جس میں تمام صحابہ واہل بیت کے مزارات کو منہدم کر دیا گیا تھا۔

او مسلمانو! میرے مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان کی قبر پر مت بیٹھو کیونکہ اس سے مسلمان مردے کو تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے بھوپالی صاحب نے یہ حدیث خود "الروضۃ الندیہ" صفحہ 182 پر نقل کی ہے، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن خزام فرماتے ہیں:

"رانی رسول اللہ متکئا علی قبر فقال لا توذ صاحب القبر"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے ٹیک۔ (1) لگا کر بیٹھے دیکھا تو فرمایا اس قبر والے کو تکلیف مت دو، اس طرح ایک اور روایت ہے فرمایا تم میں سے کسی شخص کا آگ کے شعلہ پر بیٹھنا کہ جو اس کے کپڑوں کو جلا ڈالے اس کے لئے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

یعبد" اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ جس کی عبادت کی جائے۔ اس حدیث کی رو سے کسی صورت میں بھی نبی علیہ السلام کی قبر منور کی عبادت نہیں ہو سکتی اور نہ ہی آج تک کبھی ایسا ہوا ہے۔

(1) اس سے پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں قبریں اتنی اونچی بنتی تھیں کہ جن سے ٹیک لگائی جا سکتی تھی۔ آج وہابیہ قبور کو خاک سے ملانے کی بات کرتے ہیں، بتائیں یہ کونسی شریعت ہے؟

مولوی! اگر کوئی تیری ماں کی قبر پر بیٹھے یا اس پر چلے تو بتاؤ اس کو تکلیف ہو گی یا نہیں (اور کیا تمہیں بھی تکلیف ہو گی یا نہیں) اگر تجھے تکلیف ہو گی اور تیری ماں کو تکلیف ہو گی تو بتاؤ کیا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کو جب گرایا گیا انہیں تکلیف نہ ہوئی ہو گی؟ اور کیا رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ ہوئی ہو گی؟ اور پھر ان وہابیوں نے میرے نبی ﷺ کے ماں باپ کو کافر تک کہہ دیا ہے۔ (معاذ اللہ) اور یہ فتاوی ثنائیہ جلد دوم صفحہ 68 کے اندر لکھا ہوا ہے ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے کہ نبی ﷺ کے ماں باپ کافر ہوں۔ (وقت ختم)

وہابی مناظر (جوابی تقریر)

نحمدہ' ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔

میرے پاس کتاب ہے شاہ اسماعیل کی (تقویۃ الایمان) اس میں حدیث نقل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کا احترام کرو یہ حدیث ہے حضرت عائشہ سے ہے تم حدیث کے منکر ہو، اگر شاہ اسماعیل کہتے نبی بھائی کی طرح میرا بھائی ہے تو یہ نبی ﷺ کے بارے میں ہوتا تو اور بات تھی دیکھیں، قرآن مجید میں ہے:

"انما المومنون اخوۃ"۔ (مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں)۔

جب یہ ہو سارے مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تم تو آیت قرآنی کے بھی منکر ہو اور نبی ﷺ کی حدیث مسلم مسلم کا بھائی ہے لہذا ایمانی بھائی کہنے میں کوئی حرج نہیں۔۔[1] لیکن درجہ اور مقام کتنا ہے بہت اونچا ہے۔

شاہ اسماعیل کے بارے میں احمد رضا خان فرماتے ہیں ملفوظات میں کہ یہ یزید کی طرح ہے اگر کافر کہے منع نہیں کریں گے اور خود کہیں گے نہیں اور جو کافر ہیں غلام احمد قادیانی، سید احمد، خلیل احمد، رشید احمد، اشرف علی تھانوی ان کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے لیکن شاہ اسماعیل کو کافر نہیں کہا۔ فتاوی رضویہ جلد نمبر 14 میں ہے کافر کو کافر نہ کہو تو خود بھی کافر۔ حنیف قریشی صاحب نے اسماعیل دہلوی کو کافر کہا ہے اور احمد رضا خان کہتا ہے میں اس کو کافر نہیں کہتا تو پتہ چلا احمد رضا خان خود بھی کافر ہے۔ میں پھر کہتا ہوں صراط مستقیم کا پہلا باب

---

(1) شاہ اسماعیل نے ایمانی بھائی کی بات نہیں کی بلکہ اسنے درس دیا ہے۔ نبی کی تعظیم بڑے بھائی جتنی کرو اور یہ اصل گستاخی ہے۔

شاہ اسماعیل کا دوسرا باب عبد الحی کا اور وہ عبارت کہاں ہے دوسرے باب میں ہے، شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ اسماعیل صاحب کی بعض عبارتوں سے ان کا اہل حدیث ہونا ثابت ہو سکتا ہے اور ان کا حنفی ہونا واضح حقیقت ہے۔ فریق ثانی بھی اس کو تسلیم کرتا ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خان۔ (1) شاہ ولی اللہ اور شاہ اسماعیل کے بارے میں تصریح کرتے ہیں کہ وہ حنفی تھے: دیوبندیوں نے مانا وہ حنفی تھے اہل حدیث نہیں تھے بعض اہل حدیث کہتے ہیں ہمارا ہے اور دیوبندی بعض کہتے ہیں ہمارا، تو یہ متنازع ہوا معتمد علیہ علماء سے نہ ہوا عبد الحی حنفی سید احمد حنفی اور وہ عبارت دوسرے باب کی آپ دوبارہ بھی پیدا ہو کر آجائیں تب بھی ثابت نہیں کر سکتے کہ عبارت کفریہ شاہ اسماعیل کے پہلے باب میں ہے۔ (2) میرے پاس ایک بریلوی کی کتاب ہے اس میں ہے اہل حدیث، عبد الوہاب نجدی کے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی کافی دور ہو چکے ہیں۔ اشرف سیالوی نے بھی مانا کہ یہ کتاب صراط مستقیم دیوبندیوں کی ہے ہم کہتے ہیں دیوبندی بھی مشرک ہیں۔

اور سنو! ہائے قبریں مٹ گئیں!! یہ کس نے مٹوائیں، محمد رسول اللہ نے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے ابی حیات ثقفی میں تم کو

---

(1) حیرت ہے وہابی مناظر نے دعویٰ کیا کہ فریق ثانی بھی اس کو تسلیم کرتا ہے اور دلیل کے طور پر نواب صدیق حسن بھوپالی کا حوالہ دیا۔ کیا نواب صدیق حسن ہمارے لئے حجت بن سکتا ہے؟

(2) جب کتاب صراط مستقیم شاہ اسماعیل کی ثابت ہو گئی اور اس نے یہ عبارت لکھی ہی پہلے باب میں ہے تو ظاہر ہے پہلے باب کی عبارت دوسرے تیسرے میں تو اپنی طرف سے کوئی نہیں ڈال سکتا اور حیرت ہے اتنی وضاحت کے بعد بھی وہابی مناظر پھر اپنی ڈھٹائی پر اڑا ہوا ہے۔

اس کام کے لئے نہ بھیجوں، جس کام کے لئے محمد رسول اللہ نے بھیجا تھا کہاہاں۔ فرمایا جاجو تجھے اونچی قبر ملے اس کو گرادے۔

(تمسخرانہ انداز اور واہیانہ اشارہ کرتے ہوئے) ٹریکٹر چلادے، بلڈوزر چلادو، یہ قبریں گریں گی تب آپ انسان بنیں گے۔ یہ کس نے کہا محمد رسول اللہ نے۔ ثابت ہوا تم حدیث کے منکر ہو کوئی آدمی یہ ثابت کرے کہ یہ حدیث سنداً ضعیف ہے یہ بخاری اور مسلم میں ہے۔

(وقت ختم)

سنی مناظر (تقریر نمبر 6)

نحمدہ' ونصلی علی رسوله الکریم۔
اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا"۔

حضرات گرامی! میں یہ عرض کرتا چلوں میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ہمیں اس پر کوئی جھگڑا نہیں کہ نبی ﷺ کسی کو اپنا بھائی کہہ دیں یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو بھائی کہا، ہم تو یہ پوچھتے ہیں کہ جس کتاب کو تم نے نصاب توحید بنایا ہے، اس میں لوگوں کو یہ درس دینا کہ نبی ﷺ کی تعظیم بڑے بھائی جتنی کرو۔ (کیا یہ گستاخی نہیں ہے) اور دوسری عبارت نماز میں گدھے والی۔ میرا مدمقابل مناظر اس کو گستاخانہ مان چکا ہے اور وہ عبارت شاہ اسماعیل کی ثابت ہو چکی ہے اور اب کبھی کچھ کہہ رہا ہے اور کبھی کچھ۔

مولوی طالب الرحمن وہابی کا پسینہ نکل گیا ہے اور جواب کوئی نہیں آیا۔ دوسری بات انہوں نے آیت پڑھی:

"انما المومنون اخوۃ"۔ کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ہمیں اس پر اعتراض ہی نہیں ہمیں تو اعتراض یہ ہے کہ "نبی کی تعظیم فقط بڑے بھائی جتنی کروانا" کیا یہ توہین نہیں؟ لیکن مولوی صاحب اگر اس آیت کو دیکھ کر میں قرآن پڑھوں:

"الملک القدوس السلام المومن المھیمن"۔

تو اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سلام ہے مومن ہے مھیمن ہے تو اب اللہ بھی مومن اور ہم بھی مومن اور "انما المومنون اخوۃ" سب مومن بھائی بھائی تو کیا اللہ تعالیٰ کو بھی آپ کے بنائے ہوئے قانون کے تحت بھائی کہیں گے؟

طالب لرحمن صاحب نے کہا ہے کہ شاہ اسماعیل کو احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کافر نہیں کہا تو یہ دیکھیں میرے پاس فتاوٰی رشیدیہ موجود ہے اس میں ہے کہ شاہ اسماعیل کی توبہ مشہور ہوگئی تھی (توغالباً) احمد رضاخان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے جب یہ سنا کہ اس کی توبہ کی باتیں ہورہی ہیں۔ احتیاط کے پیش نظر انہوں نے کہا میں اس کو کافر نہیں کہتا کوئی اسے کہہ دے تو میں اس کو روکتا نہیں ہوں۔ ہمارے خلاف یہ بات تو تب ہوتی جب احمد رضا کہتے کہ اس کو کافر مت کہو اور وہ کافر نہیں ہے اور یہ عبارت صراط مستقیم کی کفریہ نہیں حالانکہ احمد رضا بریلوی نے شاہ اسماعیل کی عبارات کو واضح طور پر کفریہ کہا ہے۔ (1)

---

(1) عبارت صراط مستقیم مذکورہ کے بارے میں فتاوٰی رضویہ جلد 14 صفحہ 687 پر لکھتے ہیں: "یہ ملعون بات ضرور کلمہ توہین اور اس کے خبیث قائل پر بلاشبہ کفر لازم ہے۔ حضور اقدس ﷺ یا کسی نبی یا فرشتہ کی توہین اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ برا کہنا بلاشبہ کفر ہے۔" اس کے علاوہ اسی جلد کے صفحہ 616 پر لکھتے ہیں کہ: امام الوہابیہ پر 70 وجوہ سے کفر لازم آتا ہے۔ قارئین! یقیناً آپ کے ذہن میں سوال اٹھتا ہوگا کہ جب شاہ اسماعیل دہلوی نے کفریات بکی ہیں تو پھر امام اہل سنت نے اسے کافر کیوں نہ فرمایا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امام احمد رضا فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ علم کی دنیا کا نیر تاباں ہے آپ علم کلام اور علم فقہ کی اصطلاحات اور علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ دراصل تکفیر دو طرح کی ہے تکفیر فقہی اور تکفیر کلامی۔ بہت ساری باتیں ایسی ہوتی ہیں جن سے کفر لازم آتا ہے، فقہاء کرام کفر کے لازم آنے پر قائل پر حکم کفر صادر کرتے ہوئے اس کی تکفیر کر دیتے ہیں یہ "تکفیر فقہی" کہلاتی ہے اور علم کلام میں لزوم کفر پر تکفیر نہیں کی جاتی بلکہ التزام پر کی جاتی ہے، اس کو ت "کفیر کلامی" کہتے ہیں۔ اعلیحضرت کا امام الوہابیہ شاہ اسماعیل دہلوی کی تکفیر نہ فرمانا فقہی حوالے سے نہ تھا، بلکہ کلامی تھا اس لئے امام اہل سنت فتاوٰی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں:

دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی کا یہ قول صریح ضلالت وگمراہی وبددینی ہے جس میں بلامبالغہ ہزار ہا وجہ سے کفر لزومی ہے جمہور فقہائے کرام کے طور پر ایسی ضلالت کا قائل صریح کافر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ہم باتباع جمہور متکلمین کرام صرف لزوم پر بے التزام کافر نہیں کہنا چاہتے۔ (فتاوٰی رضویہ جلد 15 صفحہ 452)

جس کلام سے کسی شخص کی تکفیر فقہی بھی لازم آئے اس کو اگر کوئی کافر کہنا چاہے تو کہہ سکتا ہے۔ شاہ اسماعیل دہلوی کے کلام سے کفر لازم آتا تھا اس لئے اعلیحضرت نے فرمایا کہ وہ شاہ اسماعیل کو خود کافر نہیں کہتے اگر کوئی کہے تو روکتے نہیں، اس لئے کہ متکلمین کے نزدیک لزوم والتزام کا فرق کیا جاتا ہے۔ یعنی متکلمین کے نزدیک لزوم کفر، کفر نہیں بلکہ التزام کفر، کفر ہے۔ لزوم کفر کا معنی ہے کفر کا لازم آنا اور التزام کفر کا معنی ہے کفر کو اپنے اوپر لازم کر لینا: بعض اوقات ایک کلام مستلزم کفر ہوتا ہے مگر قائل کو اس کا علم نہیں ہوتا اور اس کے کلام میں تاویل بعید کی گنجائش ہوتی ہے تو یہ لزوم کفر ہے۔ مگر جب اس قائل کو کفر کے متعلق بتا دیا جائے کہ تیرے کلام سے کفر لازم آرہا ہے اور وہاں تاویل بعید کی گنجائش بھی نہ ہو اور وہ اس کفریہ کلام پر اڑ جائے تو یہ التزام کفر ہے۔ مثلاً ایک شخص تقریر کرتے ہوئے جوش خطابت میں کلمہ کفر زبان سے نکال دیتا ہے۔ اس کے باوجود متکلمین کے نزدیک اسے کافر نہیں کہیں گے کیونکہ ابھی تک لزوم کفر ہوا لیکن جب اس خطیب کو کہا جائے کہ تو نے یہ کفریہ کلمہ کہا ہے اب مطلع ہونے کے باوجود وہ اپنی بات پر ڈٹ جائے کہ میں نے صحیح کہا ہے یا فاسد تاویلیں کرنا شروع کر دے تو یہ اس نے التزام کفر کر لیا ہے اب اس شخص کو کافر کہیں گے۔ شرح عقائد کی شرح نبراس صفحہ 199 پر علامہ پرھاروی اسی مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں "انه تقرر فی الشرع ان التزام الکفر کفر لالزومه"۔ یعنی یہ بات شریعت میں مقرر ہے کہ التزام کفر کفر ہے لزوم کفر کفر نہیں ہے اور شرح مواقف میں ہے: "من یلزمه الکفر ولایعلم به فلیس بکافر"۔ ایسا شخص جس پر کفر لازم آیا اور وہ اس کو جانتا نہ ہو وہ کافر نہیں ہے۔ اور محقق علی الاطلاق محدث دہلوی تکمیل الایمان صفحہ 145 پر لکھتے ہیں: "اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہیے اگرچہ ان سے ایسے کلمے صادر ہوں جن سے کفر لازم آتا ہے جب تک کہ وہ ان کا التزام نہ کریں"۔ اس تفصیل کے بعد امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے قول کہ "میں شاہ اسماعیل کو کافر کہتا نہیں اور اگر کوئی کہے روکتا نہیں"۔ کا جائزہ لیں تو بات عیاں ہو چکی ہے کہ یہاں آپ کا شاہ اسماعیل دہلوی کو کافر نہ کہنا کفر کلامی کی بناء پر، التزام ولزوم کے فرق کو روا رکھنے کی بناء پر تھا۔ اور کہنے والوں کو نہ روکنے کا قول اس بناء پر تھا کہ اس کی عبارات کفریہ ہیں اور کہنے والے اگر کافر کہہ رہے ہیں تو فقہی حوالے سے تکفیر جائز ہے اور وہ کہہ سکتے ہیں۔ یونہی لزوم لزوم والتزام کے فرق کی وجہ سے اعلیحضرت کے شاہ اسماعیل کی تکفیر نہ کرنے کے حوالے سے "لزوم والتزام کفر اور مولوی اسماعیل